ہفتہ وار رسالہ: 248
WEEKLY BOOKLET: 248

امیرِ اہلِ سنّت سے

جنّت کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17

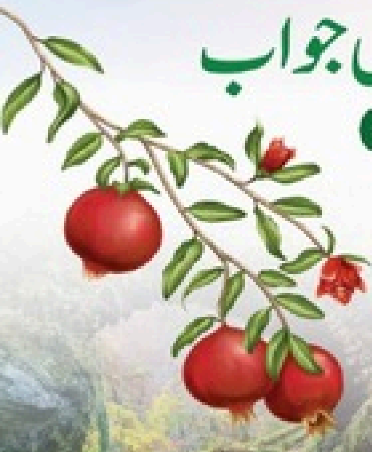

کیا خواب میں جنت دیکھ سکتے ہیں؟ 04
کیا جنّات بھی جنّت میں جائیں گے؟ 07
دُنیا کی جنّتی عورتیں افضل ہیں یا حوریں؟ 12
جنّتی دانے والا درخت 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے جنّت کے بارے میں سوال جواب

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے جنّت کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُسے جنّت میں لے جانے والے نیک کام کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر بلا حساب مغفرت سے نواز دے اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

فرمانِ مولا علی مُشکل کُشا رضی اللہُ عنہ

اللہ پاک نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرخت کی شاخیں تَر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد (یعنی قیمتی پتھر) کے ہیں۔ لَا یَاْكُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اس دَرخت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا جو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی، 2/48)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

سُوال: جنّت کسے کہتے ہیں؟ وضاحت فرما دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جنّت کے لفظی معنٰی ہیں: باغ۔ ہمارے عقیدے میں جو "جنّت" ہے وہ اللہ پاک کی نعمتوں کا بہت بڑا مقام ہے۔ جس میں بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے ان کے مُتعلّق سنا۔ (بخاری، 2/391، حدیث: 3244) ❀ جنّت صرف اُنہی اِنسانوں کو نصیب ہو گی جو دُنیا سے اِیمان کے ساتھ رُخصت ہوں گے۔ ❀ جِنّات میں بھی

www.dawateislami.net

اگرچہ مسلمان ہیں لیکن جنّت بطورِ اِنعام صرف حضرتِ آدم علیہ السّلام کی اَولاد کے لیے ہے۔

❀ جنّت میں داخل ہونے والا پھر کبھی بھی اس سے نکالا نہیں جائے گا۔(1)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،6/15)

سُوال: جنت کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟ نیز جنت کا انکار کرنا کیسا؟

جواب: جنّت پر اِیمان لانا فرض ہے اگر کوئی جنّت کا اِنکار کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ہم بے دیکھے غیب پر اِیمان لانے والے ہیں قرآنِ پاک میں ہے:

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (پ1،البقرۃ:3) ترجمۂ کنزالایمان: بے دیکھے اِیمان لائیں۔

جنّت بھی ایک غیب ہے اور اللہ پاک تو غیبُ الغیب ہے ہم اس پر اِیمان لاتے ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،2/149)

یاد رہے کہ جنّت پر اِیمان لانا ضَروریاتِ دِین میں سے ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ”جنّت کچھ نہیں، یہ خام خیالی کی باتیں ہیں“ تو وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اُس نے موت سے پہلے توبہ نہ کی تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ نماز، روزہ اور دِیگر نیک اَعمال اُسے کچھ کام نہ آئیں گے۔ اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے صَدقے ہم گناہگاروں کو بِلا حساب جنّت میں داخلہ نصیب فرمائے۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ و اٰلہٖ وسلّم

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،6/15)

سُوال: کیا جنّت آسمانوں پر ہے؟ (محمد حامد عطاری، استنبول)

جواب: جنّت ساتوں آسمانوں سے اوپر اور جہنّم ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔(شرح العقائد النسفیہ مع حاشیہ جمع الفرائد بانارۃ شرح العقائد، ص246) جنّت بہت اونچی اور جہنّم بہت نیچی ہے۔

---

1 ... پارہ 14 سورۃُ الحِجْر کی آیت نمبر 48 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝۴۸ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: نہ انہیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں۔

www.dawateislami.net

اللہ کریم ہمیں نیچے اُترنے سے بچائے اور اُوپر کی پَرواز نصیب فرمائے کہ ہم جنّت میں جاکر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں سے لپٹ جائیں۔ جنّت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوسی بننے کا شرف مل گیا تو اِن شاءَ اللہ سب کچھ مل جائے گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 6/456)

سُوال: جنّت اور اس کی نعمتیں کیسی ہوں گی؟[1]

جواب: احادیثِ مبارکہ میں ہمیں سمجھانے کے لئے جنّت کی مختلف مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جب جنّت دیکھیں گے تو ہی پتا چلے گا کیونکہ جنّت کی نعمتوں کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔[2] (مسلم، ص1126، حدیث:7132)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:248، ص14)

سُوال: جس طرح دنیا کی زندگی میں 12 مہینے پائے جاتے ہیں تو کیا آخرت یعنی جنّت کی زندگی میں بھی یہ مہینے پائے جائیں گے؟(ایکٹر، احسن خان)

جواب: آخرت میں دنیا جیسا نظام نہیں ہے۔ دنیا میں تو گرمیاں، سردیاں، مہینے، ہفتے، دِن اور رات موجود ہیں، (لیکن) وہاں یہ نہیں ہوں گے۔ جنّت میں ہر وقت موسمِ بَہار ہوگا، دنیا میں جس طرح صبحِ صادق کے وقت سماں ہوتا ہے ویسا سماں جنّت میں ہوگا۔ (تفسیرِ قرطبی، پ29، الدھر، تحت الآیۃ:13، 10/100) وہاں مکّھی، مچھّر، اَندھیرا، صَدمہ اور بدبو وغیرہ جیسی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ وہاں تو صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔ جنّتی کو جس چیز کی خواہش ہوگی وہ اسے مِل جائے گی۔ جنّت میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہوگا۔ اتنا ہی نہیں

---

1 ... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت کا عطا فرمودہ ہی ہے۔

2 ... صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی مثال اس (جنت) کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دُنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مُناسبت نہیں۔

(بہارِ شریعت، 1/152، حصہ:1)

www.dawateislami.net

جنّت میں جنّتی شخص کو جو سب سے بڑی نعمت ملے گی وہ اللہ پاک کا دیدار ہو گا۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:234، ص 1)

سُوال: کیا کوئی اِنسان خواب میں جنّت دیکھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بالکل دیکھ سکتا ہے، اِس میں کیا حَرج ہے؟ البتہ یہ طے کرنا مشکل ہے کہ دیکھنے والے نے جو دیکھا ہے وہ جنّت ہی ہے؟ ممکن ہے دیکھنے والے نے کوئی اچھا اور خوش نُما باغ دیکھا ہو اور دِل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہو کہ میں اس وقت جنّت میں ہوں۔ حقیقت میں ہم جنّت اُسی وقت دیکھیں گے جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے اِن شاءَ اللہ جنّت میں داخل ہوں گے، کیونکہ ہم رسولُ اللہ کے جنّت رسولُ اللہ کی۔

بہرحال بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کے اِس طرح کے واقعات ہیں جن میں انہوں نے جنّتی حوروں وغیرہ کو مُلاحظہ فرمایا ہے۔ یونہی جنّت میں جانے کے خواب کتب میں لکھے ہوئے ہیں لیکن خواب ہمارے لیے دَلیل نہیں۔ حقیقت میں جس ہستی نے جنّت اور حوروں کو دیکھا ہے وہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ، شَبِ اَسریٰ کے دُولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مِعراج کی رات جنّت کی سَیر فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علاوہ کسی نے خواب وغیرہ میں کچھ دیکھا تو اس کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے بعینہٖ جنّت ہی دیکھی ہے۔ یہاں تو عقل بھی جنّت کا اَندازہ نہیں لگاسکتی کہ جنّت کیا چیز ہے؟ اور وہ کتنا اعلیٰ مقام ہے؟ کیونکہ ہماری عقلیں ناقص ہیں اور اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عقلِ مُبارَک کامل تھی، کامل ہے اور کامل رہے گی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/148)

سُوال: حضرت ہُود علیہ السّلام کے زمانے میں "شَدّاد" نے جو جنّت بنائی تھی، اس کا واقعہ بیان فرمادیجیے۔

www.dawateislami.net

جواب: قومِ عاد کا مُورِثِ اعلیٰ (یعنی سب سے بڑا وہ پہلا شخص جس کا وِرثہ اس کی اَولاد کو ملے) عاد بِن عوص بِن اِرم بِن نوح ہے۔ اس عاد کے بیٹوں میں "شَدّاد" بھی ہے، جو بڑی شان و شوکت کا بادشاہ ہوا ہے، اس نے اپنے وقت میں تمام بادشاہوں کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کر کے سب کو اپنا مُطیع و فرماں بردار بنالیا تھا۔ اس نے پیغمبروں کی زبان سے جنّت کا ذِکر سُن کر بغاوت کی نیت سے دُنیا میں جنّت بنانی چاہی، اِس اِرادے سے اس نے ایک بہت بڑا شہر بنایا، جس کے محل سونے چاندی کی اِینٹوں سے تعمیر کیے گئے اور زَبرجَد اور یاقوت کے قیمتی پتھروں کے سُتون ان کی عمارتوں میں نَصب یعنی فِٹ کیے گئے۔ مکانوں میں ایسے فرش بنائے گئے کہ سنگریزوں یعنی پتھر کے کنکروں کی جگہ قیمتی موتی بچھائے گئے، ہر محل کے گِرد جواہرات سے پُر نہریں جاری کی گئیں، قِسم قِسم کے دَرخت سائے کے لیے لگائے گئے، اَلغرض اس باغی و سرکش نے اپنے خیال سے جنّت کی تمام چیزیں اور ہر قسم کی عیش و عِشرت کے سامان اس شہر میں جمع کر دیئے۔ جب شہر مکمل ہوا تو شَدّاد بادشاہ اپنے اَعیانِ سلطنت یعنی وُزرا اور دَرباری لوگوں کے ساتھ اپنی بنائی ہوئی جنّت کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل کا فاصلہ باقی رہ گیا تو آسمان سے ایک خوفناک آواز آئی جس سے اللہ پاک نے "شدّاد" اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور وہ مَر گئے اور وہ اپنی بنوائی ہوئی جنّت کو دیکھ بھی نہ سکا۔ (خزائن العرفان، پ30، الفجر، تحت الآیۃ: 8، ص 1102 ماخوذاً) اللہ! اللہ! کیسی عبرت ہے! (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5 / 313)

سُوال: جب ہم سُبحانَ اللہ بولتے ہیں تو جنّت میں کون سا دَرخت لگتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ جنّت میں کھجور کا دَرخت لگایا جاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، 4/ 252، حدیث: 3807) وہ کیسی کھجوریں ہوں گی؟ دَرخت کیسا ہو گا؟ یہ تو جنّت میں جا کر ہی دیکھیں گے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/ 294)

www.dawateislami.net

سُوال: دُعامیں جنّت کا سُوال کرنے اور جہنّم سے پناہ مانگنے کی کیا اَہمیت ہے؟

جواب: اللہ پاک سے جنّت کا سُوال کرنا اور جہنّم سے پناہ مانگنا سُنّتِ مُبارَکہ ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے منقول طَویل دُعا میں یہ اَلفاظ بھی ہیں: ”وَاَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے جنّت اور جنّت سے قریب کرنے والے اَعمال کا سُوال کرتا ہوں اور جہنّم اور اس سے قریب کرنے والے اَعمال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ روزانہ کم اَز کم تین تین بار اللہ پاک سے جنّت میں داخلے اور دوزخ سے بچنے کی دُعا مانگ لیا کریں۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک سے تین مرتبہ جنّت کا سُوال کرتا ہے تو جنّت کہتی ہے: ”اے اللہ پاک! اسے جنّت میں داخِل فرما۔“ اور جو تین مرتبہ جہنّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنّم کہتی ہے: ”اے اللہ پاک! اسے جہنّم سے پناہ عطا فرما۔“ (ترمذی، 4/257، حدیث: 2581)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یاد رہے کہ جنّت کی طلب اور جہنّم سے پناہ مانگنے کی دُعا عَرَبی میں ہی کرنا ضَروری نہیں، اپنی مادری زبان میں بھی یہ دُعا روزانہ تین تین بار کرلیں گے تو اِن شاءَاللہُ الکریم بیان کردہ فضیلت حاصِل ہوجائے گی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/132)

سُوال: کیا ہر مسلمان جنّت میں جائے گا؟ (سائل: محمد احمد، سڈنی آسٹریلیا)

جواب: جی ہاں! جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ یقیناً جنّت میں جائے گا، البتہ کچھ گناہ گاروں کو اللہ پاک اپنی رحمت سے معاف فرمادے گا اور کسی کو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت سے، کسی کو بُزرگوں کی شَفاعت سے بخش دے گا اور بعض گناہ گار اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے اور عذاب کے بعد جنّت میں داخل کیے جائیں گے۔

خبردار! یہ ہر گز نہ کہا جائے کہ ”جب جنّت میں جانا ہی ہے تو کوئی بھی گناہ کرلو مسئلہ

www.dawateislami.net

نہیں، تھوڑا بہت عذاب سہہ لیں گے!" یاد رکھیے! ایسا کہنے والا شخص ہمیشہ جہنّم میں رہے گا کیونکہ اس نے اللہ پاک کے عذاب کو ہلکا سمجھ کر اس کی توہین کی ہے، بے شک اللہ پاک کا عذاب بہت خوف ناک ناقابلِ برداشت ہے، اس کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اگر جہنم کو سُوئی کے ناکے جتنا کھول دیا جائے تو دنیا کے تمام لوگ اس کی گرمی اور بدبُو سے مرجائیں۔ (معجم اوسط، 2/78، حدیث: 2583) نیز جہنمیوں کو جہنّم میں جو چیز پلائی جائے گی اگر اس کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا کی ساری مَعِیشَت، کھیتیاں اور باغات وغیرہ سب کچھ تباہ ہو جائیں۔ (ترمذی، 4/263، حدیث: 2594) ذرا غور کیجیے! جب جہنم کے کروڑوں میل دور ہونے کے باوجود سُوئی کے ناکے کے برابر کُھلنے سے اتنی تباہی مچ جائے اور لوگ ہلاک ہو جائیں تو جو بندہ ایک لمحہ کے لیے بھی جہنم میں جائے گا اس کا کیا حال ہو گا؟ لہٰذا اللہ پاک کے عذاب کو خواب میں بھی ہلکا نہیں سمجھنا چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 240، ص 2)

سوال: کیا جِنّات بھی جنّت میں جائیں گے؟

جواب: اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں پوچھا گیا: "**عرض:** کیا حضور جنّت میں جِنّات نہ جائیں گے؟ **اِرشاد:** ایک قول یہ بھی ہے کہ جنّت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے، جنّت میں سیر کو آیا کریں گے۔ (پھر فرمایا:) جنّت تو جاگیر ہے آدم علیہ السّلام کی، اُن کی اَولاد میں تقسیم ہو گی۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص536) یعنی ایک قَول کے مطابق جِنّات جنّت میں نہیں بلکہ آس پاس کے مکانوں میں رہیں گے اور جنّت میں گھومنے کے لئے آئیں گے۔ اِس کے علاوہ اور بھی اَقْوال ہیں۔ ایک قَول یہ بھی ہے کہ وہ جنّت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ جنّت کے گِرد و نَواح میں رہیں گے، اِنسان اُن کو دیکھیں گے مگر وہ اِنسانوں کو نہیں دیکھ پائیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ "اَعْراف" میں رہیں گے۔ حضرتِ اَنَس بن

www.dawateislami.net

مالِک رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مومن جِنّوں (یعنی مسلمان جِنّات) کے لئے ثواب بھی ہے اور اُن پر عِقاب (یعنی سزا) بھی ہے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اُن کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اَعراف پر ہوں گے اور وہ اُمّتِ محمّدیہ کے ساتھ جنّت میں نہیں ہوں گے۔ پھر ہم نے پوچھا: اَعراف کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ جنّت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور اُس میں درخت اور پھل اُگتے ہیں۔ ایک قول تَوَقُّف کا ہے، یعنی اِس بارے میں خاموشی اِختیار کی جائے۔ (عمدۃ القاری، 15/252، 253۔ البعث والنشور، ص107، حدیث: 108) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/419)

سُوال: اگر مرنے والے کی بخشش ہو جائے تو کیا اس کو اسی وقت جنّت میں داخِل کر دیا جاتا ہے یا قیامت کے دِن داخِل کیا جائے گا؟

جواب: اگر مَرنے والے کی بخشش ہو جائے تو اس کی قبر میں جنّت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے، جس سے وہ لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ باقاعدہ جنّت میں داخِلہ تو قیامت کے دِن ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/126 ماخوذاً)

(مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) شُہَدا کی رُوحیں عرش کے نیچے قِندیلوں میں پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور انہیں جنّت میں آنے جانے کی اِجازت ہوتی ہے۔ یونہی اللہ پاک جن جن کے لیے چاہے تو اُن کی اَرواح کا جنّت میں آنا جانا رہتا ہے۔ (مسلم، ص، 807، حدیث: 4885) باقی رہا جنّت میں داخِلہ تو وہ قیامت کے دِن ہی ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/126، ماخوذاً) اور سب سے پہلے حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنّت میں تشریف لے جائیں گے۔ (دلائل النبوۃ، الجزء: 1، ص33، حدیث: 27) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/286)

سُوال: جنتیوں کو جنّت میں سب سے پہلے کونسی غذا دی جائے گی؟

جواب: جنتیوں کو جنّت میں سب سے پہلے جو غِذا دی جائے گی وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہے۔

www.dawateislami.net

(بخاری، 2/412، حدیث:3329) آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے میں اِن شآءَ اللہ ہم بھی جنّت میں مچھلی کی کلیجی کا کنارہ کھائیں گے۔ اب کوئی یہ سوچے کہ جنّت میں بہت سارے لوگ ہوں گے تو اتنے سارے کلیجی کے کنارے کہاں سے آئیں گے تو اسے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا کر اُلٹی سیدھی حرکتیں کرنے کے بجائے اُس ذات کے فرمان کو ماننا ہے جس کی شان ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ ہے، "یعنی بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔" مَعاذَ اللہ وہ بے بس نہیں ہے بلکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 6/365)

سُوال: "اگر دُنیا میں تمام دیانتدار ہوتے تو جنّت دُنیا میں ہی ہوتی" ایسا کہنا کیسا؟

جواب: ہو سکتا ہے اِس سے یہ مُراد ہو کہ ہر طرف اَمن ہوتا اور لوگ لُوٹ مار نہ کرتے نہ کسی کو تکلیف دیتے اور سب کے سب اَمن و اَمان سے رہ رہے ہوتے تو گویا ایسا ہونا دُنیا میں جنّت ہونے جیسا ہے جیسے کشمیر کو وادیِ جنّت بولتے ہیں۔ اس طرح کے جُملے بطورِ مُحاورہ بولے جاتے ہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/319)

سُوال: کیا جنّت میں ماں باپ اور بہن بھائی ساتھ ہوں گے؟(سائل: محمد عامر رضا)

جواب: اگر ایمان پر خاتمہ ہوا اور اللہ پاک راضی ہوا تو سب جنّت میں ساتھ رہیں گے کہ جنّت میں کوئی غم نہیں ہوگا۔(ترمذی، 4/247، حدیث:258) جو جس سے ملنا چاہے گا اس سے اس کی ملاقات ہو جائے گی۔(الترغیب والترھیب، 4/304، حدیث:115)

(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) ماں باپ کے بارے میں قرآنِ پاک میں موجود ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ﴾ (پ27، الطور:21) ترجَمۂ کنزالایمان: "اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور اُن کے عمل میں انہیں کچھ

www.dawateislami.net

کمی نہ دی۔”یعنی اگر کوئی نچلے درجے میں ہو گا تو وہ اوپر درجے والے کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط 243، ص 2)

سُوال: کیا نابالغی میں فوت ہونے والے بچے اپنے والدین کو جنّت میں لے کر جائیں گے؟

جواب: جی ہاں! نابالغی میں فوت ہونے والے بچے اپنے والدین کی سفارش اور جنّت کے دروازے پر ان کا استقبال کریں گے حتّٰی کہ کچّا بچہ (یعنی ساقط ہو جانے والا حمل) بھی اپنے والدین کی سفارش کے لیے اللہ پاک سے تیز کلامی کرے گا جیسے جھگڑا کرتے ہیں، پھر اللہ کریم اس کو اجازت دے گا اور وہ اپنے والدین کو کھینچ کر جنّت میں لے جائے گا۔(ابنِ ماجہ، 2/273، حدیث:1608) اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو جس نابالغ اولاد کی فَوتگی پر والدین رو رو کر ہلکان ہو جاتے ہیں یہ ان کی آخرت کا ذخیرہ ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط 245، ص 8)

سُوال: کیا جنّت میں اولاد ہو گی؟(کراچی سے سُوال)

جواب: جی ہاں! جنّت میں اولاد ہو گی۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/286)

سُوال: اگلے شوہر کی فوتگی یا طلاق وغیرہ کی صورت میں جس عورت نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں وہ جنّت میں کون سے شوہر کے ساتھ رہے گی؟

جواب: اگر کوئی عورت یکے بعد دیگرے ایک سے زیادہ مَردوں کے نِکاح میں آئی تو ایک قول کے مطابِق جس کے نِکاح میں سب سے آخِر میں تھی جنّت میں اُسی کے ساتھ ہو گی۔ جیسا کہ حضرتِ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ رُوح پرْوَر ہے:”عورت جنّت میں اپنے اس شوہر کے نکاح میں دی جائے گی جو دُنیا میں اس کا سب سے آخری شوہر تھا۔“(مسند الشامیین للطبرانی، 2/359، حدیث:1496)

دوسرا قول یہ ہے جس کا اَخلاق زیادہ اچھا ہو گا اسے ملے گی جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! بعض عورتیں

www.dawateislami.net

دنیا میں دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہیں، پھر مرنے کے بعد وہ جنّت میں اکٹھے ہوں تو وہ عورت کس شوہر کے لیے ہوگی؟ اِرشاد فرمایا: اُسے اختیار دیا جائے گا اور جس خاوَند کا اَخلاق دُنیا میں سب سے اچھا ہوگا وہ اُس کو اختیار کرے گی، وہ کہے گی: اے میرے ربّ! میرے اس خاوند کا اَخلاق سب سے اچھا تھا لہٰذا اس کے ساتھ میرا نِکاح فرما دے۔ (معجم کبیر، 23/367، حدیث:870)

ان دونوں احادیث واقوال میں کوئی تَعارُض (یعنی ٹکراؤ) نہیں۔ جیسا کہ حضرتِ اِمام احمد بن حَجَر مکی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس عورت نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کیے ہوں تو ایک صورت یہ ہے کہ ہر شوہر نے اُس کو طَلَاق دے دی ہو اور جب وہ فوت ہوئی تو کسی کے نِکاح میں نہ تھی تو صرف اسی حالت میں اس کو اختیار دیا جائے گا اور جس خاوَند کا اَخلاق دنیا میں سب سے اچھا ہوگا اُسے ملے گی۔ جیسا کہ حضرتِ اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے متعدّد نکاح کیے ہوں اور آخری خاوَند نے اس کو طَلَاق نہ دی ہو اور وہ اس کے نکاح میں فوت ہوئی اس صورت میں وہ جنّت میں آخری خاوَند کے نکاح میں ہوگی جیسا کہ حضرتِ ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ کی حدیث میں ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص70-71) (نیکی کی دعوت، ص297)

اخلاق ہوں اچھے مِرا کردار ہو ستھرا   محبوب کا صدقہ تو مجھے نیک بنادے
(وسائلِ بخشش، ص103)

سُوال: جو مسلمان مرد وعورت کُنوار پن میں رخصت ہوئے ہوں کیا اُن کے نکاح کی بھی کوئی صورت ہوگی؟

جواب: جن مردوں یا عورتوں کا ساری زندگی نِکاح نہیں ہوتا ان کا بھی جنّت میں ایک دوسرے سے نِکاح کر دیا جائے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص296)

www.dawateislami.net

سُوال: دنیا کی جنّتی عورَتیں افضل ہیں یا حُوریں؟

جواب: دُنیا کی جنّتی عورَتیں حُوروں سے افضل ہیں۔ چنانچہ ”طَبرَانی“ کی ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! دُنیا کی عورَتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی جنّتی حُوریں؟“ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”دنیا کی عورتیں بڑی آنکھوں والی جنّتی حوروں سے افضل ہیں۔“ اُمّ المؤمنین نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کس وجہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”یہ ان کے نَماز اور روزے اور اللہ پاک کی عبادت کرنے کی وجہ سے ہے۔“ (معجم کبیر، 23/367، حدیث: 870) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: دنیا کی جنّتی عورتیں حُوروں سے 70 ہزار درجے افضل ہیں۔ (التذکرہ للقرطبی، ص 458) جَلیلُ القدر تابعی حضرتِ حِبان بن اَبُوجَبلَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دنیا کی وہ عورَتیں جو جنّت میں جائیں گی اپنے نیک کاموں کی وجہ سے جنّت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔

(تفسیر قرطبی، پ 27، الرحمٰن، تحت الآیۃ: 70، 9/137) (نیکی کی دعوت، ص 297)

سُوال: ہم نے سنا ہے کہ زُلیخا بوڑھی ہو کر جنّت میں جائے گی۔ کیا یہ صحیح بات ہے؟

جواب: زُلیخا پہلے مسلمان نہیں تھی، لیکن بعد میں بڑھاپے میں پہنچ کر مسلمان ہو گئی تھی۔ زُلیخا کو حضرتِ یوسف علیہ السّلام سے عشق تھا، لیکن آپ علیہ السّلام کو زُلیخا سے عشق نہیں تھا۔ جو لوگ نَعُوذُ بِاللہ! آپ علیہ السّلام کو عشقِ مجازی میں مبتلا بتاتے ہیں وہ نبی کی توہین کرتے ہیں اور نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔ (بہار شریعت، 1/47، حصہ: 1) نبی ایسا کام نہیں کرتے۔ عشق صرف زُلیخا کی طرف سے تھا اور One Sided (یعنی یک طرفہ) تھا۔ زُلیخا بوڑھی ہو گئی تھی اور اس کا حُسن و جمال بھی چلا گیا تھا، لیکن بعد میں وہ مسلمان ہوئی، اس کا آپ علیہ السّلام سے نکاح ہوا اور اس کا حسن و جمال بھی لوٹ آیا۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب

www.dawateislami.net

"پردے کے بارے میں سوال جواب" کے اندر اس کی تفصیلی حکایت موجود ہے۔ رہا یہ سُوال کہ جنّت میں زُلیخا بوڑھی ہو کر جائے گی تو یہ بات صحیح نہیں ہے، کیونکہ جنّت میں سب جوان ہوں گے، یہاں تک کہ ایک دن کا بچّہ بھی اگر جنّت میں جائے گا وہ بھی جوان ہو گا اور 100 سال کا بوڑھا جنّت میں جائے گا وہ بھی جوان ہو گا۔ سب جنّتی 30 سال کے معلوم ہوں گے۔(مر اٰۃ المناجیح، 8/385)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:247، ص27)

سُوال: حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما جنّتی جوانوں کے سردار ہیں یا نوجوانوں کے سردار ہیں؟

جواب: "جوان" کے معنٰی بہادر کے ہیں یعنی جو لڑائی کے مُعاملے میں طاقت ور ہے اور جہاد میں مضبوطی سے لڑتا ہے اُس کو جوان کہا جاتا ہے۔(سوانح کربلا، ص104 ماخوذاً) اِسی وجہ سے بعض 60 یا 70 سال کے بوڑھوں کو بھی کتابوں میں جوان لکھا ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقتاً انسان 30 برس تک جوان رہتا ہے، اس کے بعد جوانی ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے۔ حسنینِ کَرِیمَین رضی اللہ عنہما جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں حالانکہ جنّت میں سارے ہی جوان ہوں گے، لیکن جنّتی نوجوانوں کے سردار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما اُن کے سردار ہیں جو دُنیا میں نوجوانی کی حالت میں انتقال کر گئے۔[1] ورنہ اُردو میں جوان کا لفظ نوجوان اور جوان دونوں کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے، اس میں فرق نہیں ہوتا۔ اِسی وجہ سے جوانی لفظ بولا جاتا ہے نوجوانی نہیں کہا جاتا جیسے بولتے ہیں بھری جوانی میں چلا گیا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/99)

---

1 ... حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو لوگ جوانی میں وفات پائیں اور ہوں جنّتی، حضرات حسنینِ کریمین ان کے سردار ہیں، ورنہ جنت میں تو سبھی جوان ہوں گے لہٰذا اِس سے یہ لازم نہیں کہ حضرات حسنینِ کریمین حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یا دوسرے نبیوں کے بھی سردار ہوں۔ شباب جمع ہے شَابٌّ کی بمعنی جوان، جوانی کی عمر اٹھارہ برس سے تیس سال تک ہے۔(مر اٰۃ المناجیح، 8/475)

www.dawateislami.net

سُوال: حضرت امام حَسَن اور حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہما جنّت میں نوجوانوں کے سردار ہوں گے تو بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے ؟(ارسلان، گجرانوالہ)

جواب: سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ جنّت میں سب کے سب جنّتی 30 برس کے ہوں گے۔(ترمذی،4/244،حدیث:2554) البتہ دُنیا میں جو بوڑھے ہو کر فوت ہوئے ہوں گے جنّت میں اُن کے سردار حضرتِ صِدّیقِ اکبر اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما ہوں گے۔
(ترمذی،5/376،حدیث:3685)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،6/186)

سُوال: کیا عورت یہ دُعا کر سکتی ہے کہ اسے جنّت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو جائے؟

جواب: بیشک عورت جنّت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس مانگ سکتی ہے بلکہ مانگنا چاہیے۔ اگر جنّت میں کسی بھی خوش نصیب کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو گیا تو اُس کے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ کاش! ہمیں جنّت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،6/95)

سُوال: آپ نے اِرشاد فرمایا کہ جنّت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس ملنے کی دُعا مانگنی چاہیے مگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَربوں اُمتی ہیں جن میں صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ کئی بڑی بڑی ہستیاں ہوں گی ایسی صورت میں اتنے سارے اُمتیوں کو کس طرح پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو گا؟

جواب: یاد رکھیے! جنّت میں کسی کو رَنج و غم نہیں ہو گا اور رہی بات جنّت میں اتنے سارے اُمتیوں کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس ملنے کی تو اِس کی کئی مثالیں دُنیا میں ہی موجود ہیں مثلاً حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے اپنے گھر آکر اِفطار کرنے کی دعوت دی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمالی، پھر کسی اور نے آکر اِفطار کی دعوت

www.dawateislami.net

دی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے بھی قبول فرمالیا۔ یہاں تک کہ 70 مُریدوں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے گھر میں اِفطار کرنے کی دعوت دی اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سب کی دعوت کو قبول فرمالیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہر میزبان کہہ رہا تھا کہ اس دِن غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے میرے گھر اِفطار فرمایا ہے، حیرت بالائے حیرت یہ کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اس دِن اپنے آستانے سے کہیں گئے بھی نہیں بلکہ وہیں پر اِفطار فرمایا۔(تفریح الخاطر، ص112)

گئے اِک وقت میں ستر مُریدوں کے یہاں آقا سمجھ میں آ نہیں سکتا مُعمّا غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص94)

دیکھا آپ نے! غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کس طرح ایک وقت میں 70 جگہ تشریف لے گئے تو اندازہ کیجیے جب ایک اُمّتی کی یہ شان ہے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت وشان کا کیا عالَم ہوگا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنّت میں اپنے کروڑوں اُمتیوں کو پڑوس نہیں عطا فرماسکتے!

(امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے قریب بیٹھے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ عبدُ العزیز دباغ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنّت الفردوس جنّت میں بہت بڑا درجہ ہے مگر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنّت الفردوس سے بھی اعلیٰ مقام پر تشریف فرما ہوں گے اور شفقت فرماتے ہوئے اپنے اُمّتیوں کے پاس تشریف لایا کریں گے۔ (الابریز، 2/324 ماخوذاً) (اس پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فرمایا:) یہ کہنا کہ ”سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اعلیٰ مقام پر تشریف فرما ہوں گے“ کے مقابلے میں یہ کہنا زیادہ خوبصورت ہے کہ ”سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہاں تشریف فرما ہوں گے وہ مقام اعلیٰ ہوجائے گا۔“ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/96)

سُوال: کیا جنّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے؟

جواب: جنّت میں صِرف سَر، پلکوں اور بھنوؤں کے بال ہوں گے، اِس کے عِلاوہ جنّتیوں کے

www.dawateislami.net

جِسم پر کہیں بھی بال نہیں ہوں گے۔(بہارِ شریعت، ۱/ 159 حصہ 1:)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، ۱/ 291)

سُوال: جنتی آپس میں کس طرح ملیں گے ؟

جواب: جنتی بے شک ایک دوسرے سے ملیں گے۔ ان کے پاس سواریاں ہوں گی، جب کسی سے ملنا چاہیں گے تو وہ سواری اُڑا کر لے جائے گی۔(کتاب العظمۃ، ص218، 219، حدیث: 612 ماخوذا) اللہ پاک کی رَحمت سے نہ سواری میں خوف ہو گا کہ گِر پڑے گی، چوٹ آئے گی، نہ ہِل کر ڈرائے گی کیونکہ جنّت میں نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر، نہ کوئی تکلیف ہے نہ بیماری، نہ کھانسی ہے نہ نزلہ اور نہ ہی کوئی ایسی ٹھنڈ۔ وہاں تو رَحمت ہی رَحمت ہے آسانی ہی آسانی اور سہولت ہی سہولت ہے۔ جنّت میں وہ وہ چیزیں اور نعمتیں ہیں جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کاش! اس پیاری پیاری جنّت کو پانے کے لیے ہم سب نیکیاں کرنے والے، گناہوں سے بچنے والے اور نمازوں کے پکے پابند ہو جائیں۔ کڑکڑاتی سردی میں بھی لاکھ شیطان سُستی دِلائے لیکن ہم شیطان کو دھکا مار کر نمازیں پڑھنے والے بن جائیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، ۱/ 451)

سُوال: کیا یہ بات درست ہے کہ ہر انار میں ایک جنّتی دانہ ہوتا ہے ؟[1]

جواب: انار کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ جنّتی ہوتا ہے چنانچہ حضرتِ حمید بن جعفر رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ عبدُ اللہ بِن عباس رضی اللہُ عنہما انار کا ایک ایک دانہ تَناوُل فرماتے یعنی کھالیتے تھے، کسی نے اِس کی وجہ دَریافت کی تو فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا دَرخت ایسا نہیں ہے کہ جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لیے اس میں جنّتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ہو سکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء، 1/ 398، حدیث: 1139۔ اللہ والوں کی باتیں، 1/ 566 تا 567) یعنی انار کے پورے دَرخت کو پھل دار بنانے کے لیے اس میں ایک دانہ جنّتی انار کا ڈالا جاتا ہے اس

1 . . . یہ سُوال شعبہ ہفتہ وار رسالہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت کا عطا فرمودہ ہی ہے۔

www.dawateislami.net

لیے حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انار کا ایک ایک دانہ کھا لیتے تھے کہ شاید وہی جنّتی دانہ اس انار میں ہو اور مجھے نصیب ہو جائے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،2/348)

سوال: کیا جنتیوں کو پسینا آئے گا؟(سائلہ: اسماءِ عطاریہ)

جواب: سبحانَ اللہ! جنّت میں جنتیوں کو جو پسینا آئے گا وہ ایسا خوشبودار ہوگا کہ اس میں مُشک کی سی خوشبو ہوگی۔(مسلم،ص1165،حدیث:2835)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،قسط197،ص7)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سُوال: کیا میاں بیوی دونوں جنّت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: جی ہاں! اگر میاں بیوی کا خاتمہ ایمان پر ہوا تو یہ دونوں جنّت میں ساتھ رہیں گے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی و امور الآخرۃ،ص462) اگر ان میں سے کسی کا مَعاذَ اللہ ایمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو جنّت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنّتی سے نکاح ہو جائے گا۔ جنّت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے بچھڑنے کا کوئی غم و صدمہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ جنّت غم اور صَدمے کا مقام نہیں۔(فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:8،ص30)

سُوال: جنّت میں مَردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟

جواب: عورتوں کو جنّت میں ان کے وہ شوہر ملیں گے جن کے نکاح میں وہ تھیں بشرطیکہ شوہر بھی جنّتی ہوں۔ اگر کسی عورت کا شوہر جنّت میں نہ جاسکا تو وہ کسی اور جنّتی مَرد کے نکاح میں دے دی جائے گی۔ اِسی طرح "جو عورتیں کنواری فوت ہوئیں وہ بھی جنّت میں کسی مَرد کی زَوجیت میں چلی جائیں گی۔ اس کے عِلاوہ جنّت کی نعمتیں مثلاً محلّات، لباس، غِذائیں اور خُوشبویات وغیرہ مَرد و عورت میں مُشترک ہیں، البتہ دِیدارِ اِلٰہی میں اِختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں کو ہوگا۔(فتاویٰ اہلسنّت، سلسلہ نمبر7،ص24)(فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:31،ص3)

نوٹ: آخری دو سوالات فیضانِ مدنی مذاکرہ سے لئے گئے ہیں جن میں حسبِ ضرورت ترمیم و اضافہ شامل ہے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

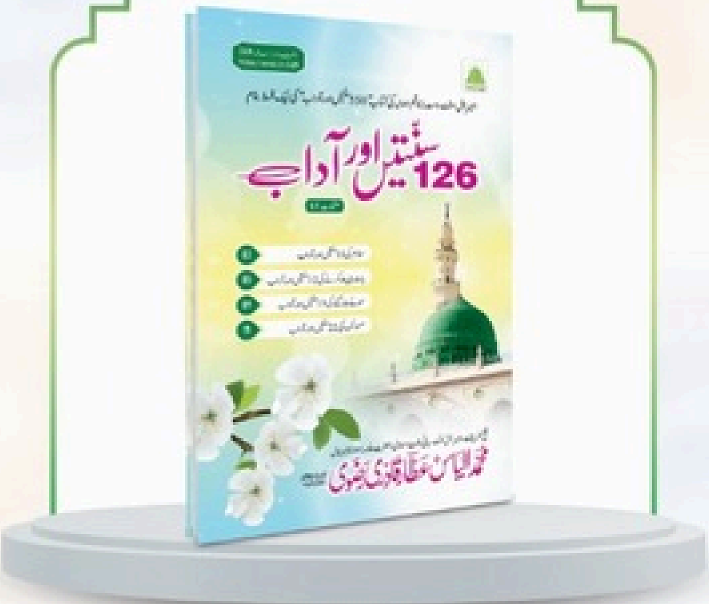

978-969-722-341-1

01082296

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net